Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

اوپن میرٹ

فرح طاہر قریشی

نوٹس اور کتابوں کے بے ترتیب ڈھیر کے بیچ
کتاب میں سر دیے اپنے اطراف سے بالکل بے خبر
بیٹھی وہ بڑی شدومد سے صفحے پر بکھرے لفظوں پر نظر
جمائے ہلتے ہونٹوں کے ساتھ سوال یاد کرنے کی کوشش
میں ہلکان ہو رہی تھی...... جب صالحہ بیگم نمازِ فجر کی
ادائیگی کے بعد اسے جگانے کی نیت سے اس کے
کمرے میں داخل ہوئیں تو اسے اس طرح کتاب پر
جھکے دیکھ کر مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھیں۔

www.urdupalace.com

''میں تمہیں جگانے آئی تھی مگر تم تو پہلے سے ہی جاگ چکی ہو......'' اس کے قریب بیٹھتے ہوئے انہوں نے پیار سے اس کی طرف دیکھا۔

''میں سوئی کب ہوں امی! جو مجھے جاگنے کی ضرورت پڑتی؟'' اُن کی بات سن کر ذرا دیر کو جھکے سر کو اٹھا کر اس نے ان کی بات کا جواب دیتے ہوئے ان کی طرف دیکھا...... جو اس کی بات سن کر حیران ہونے کے ساتھ، ساتھ اس کے لیے متفکر بھی ہوئی تھیں۔

''کیا تم رات سے پڑھ رہی ہو...... مطلب تھوڑا سا بھی نہیں سوئیں؟'' انہوں نے فکر میں ڈوبی نظروں سے استفہامیہ اس کی طرف دیکھا۔

''جی......'' اس نے مختصراً جواب دے کر دوبارہ نظریں کتاب کی طرف مرکوز کر دیں۔

''علیزے! ابھی تمہارے پیپر میں دو دن باقی تو ہیں...... پھر کیوں اتنا اسٹریس لے رہی ہو؟''

''یہی سوچ کر اگر ریلیکس ہوتی رہی تو میں کبھی اچھی تیاری نہیں کرسکوں گی امی......''

''اب میں تمہیں اتنا بھی ریلیکس ہونے کو نہیں کہہ رہی کہ پیپر کی تیاری ہی ڈسٹرب ہو جائے...... میں بس یہ چاہتی ہوں کہ تم تھوڑی سی نیند لے لو تاکہ نیند کے بعد فریش ہو کر مزید اچھی طرح تیاری کرسکو......''

''بس ایک آخری پیپر ہی تو رہتا ہے اس کے بعد جی بھر کر آرام کرلوں گی ناں......''

''ہاں، میں جانتی ہوں کتنا آرام کرو گی تم...... پیپرز کے اختتام کے اگلے روز سے ہی تم سیکنڈ سیمسٹر کی تیاریوں میں جت جاؤ گی......'' وہ اس کے لیے حد درجہ فکر مند تھیں مگر وہ ان کی فکر محسوس کرنے کے باوجود ہنوز اپنی ہی بات پر اڑی ہوئی تھی۔

''امی...... اگر تیاری نہیں کروں گی تو پھر اچھا جی پی اے کیسے حاصل کرسکوں گی...... آپ اچھے سے جانتی ہیں کم جی پی کے ساتھ مجھے کہیں کوئی جاب نہیں ملنے والی۔'' اس بار اس نے ذرا سنجیدہ ہوتے ہوئے ان کو سمجھا کر ان کی فکر کم کرنے کی کوشش کی۔

''جانتی ہوں مگر اس کے باوجود بھی میں یہ چاہتی ہوں کہ تم اس وقت تھوڑی سی نیند لے لو......'' یہ کہنے کے ساتھ اس بار انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ارد گرد بجے نوٹس اور کتابوں کے ڈھیر کو سمیٹ کر اس کے قریب آتے ہوئے اسے کندھوں سے پکڑ کر بیڈ پر لٹا دیا تھا۔

''خدا جانے کہاں سے یہ جاب کا بھوت تم پر سوار ہو گیا ہے...... جس کی وجہ سے ہر وقت پڑھ، پڑھ کر خود کو تھکاتی رہتی ہو۔'' وہ ان کی اکلوتی اولاد تھی اور انہیں حد درجہ عزیز بھی...... اس لیے وہ ہرگز نہیں چاہتی تھیں کہ وہ اس طرح خود کو مشقت میں ڈالے...... مگر اسے تو جیسے جنون ہو چلا تھا۔ اس لیے دن رات کا فرق مٹائے ہر وقت پڑھائی میں جتی رہتی۔

''امی!'' اس نے ہلکے سے احتجاج کے ساتھ اٹھنا چاہا تھا مگر انہوں نے ایک سخت سی گھوری کے ساتھ اسے واپس لٹایا۔

''کہا ناں تھوڑی سی نیند لے لو......'' ذرا سا جھک کر انہوں نے کمبل کی تہ کھول کر اس کے اوپر پھیلا دیا...... کمبل کی گرماہٹ نے منٹوں میں اسے اپنے حصار میں لیا تھا...... نیند تو پہلے ہی کب سے پلکوں کی باڑ پر اٹکی تھی...... اب جو گرم بستر کا سکون ملا تو اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں...... اس نے تیز، تیز آنکھیں جھپک کر نیند کو بھگانے کی کوشش کی مگر اس سے نیند کی دیوی نے اس قدر منہ زوری کی کہ وہ پل میں نیند کی وادی میں اتر کر بے خبر ہو گئی...... صالحہ بیگم نے اسے سوتے دیکھا تو سکون کی سانس لے کر لائٹ آف کرتی کمرے سے نکل آئیں۔

☆☆☆

ایگزامز کے تقریباً ہفتہ بھر بعد سے سیکنڈ سیمسٹر کی کلاسز اسٹارٹ ہو گئی تھیں...... فرسٹ ڈے ہونے کی وجہ سے آج اسٹوڈنٹس کی تعداد بہت کم تھی...... اسی وجہ سے کوئی لیکچر بھی پروپر طریقے سے نہیں ہو پا رہا تھا...... پروفیسرز کلاس میں آتے ان کے پیپرز کو ڈسکس کرتے اور اسٹوڈنٹس کی غیر حاضری کی وجہ سے لیکچر کے لیے

www.urdupalace.com

نیکسٹ ڈے کا کہہ کر چلے جاتے...... باقی بچے تو اب خود بھی اپنے آنے پر پچھتانے لگے تھے......اسی لیے منہ لٹکائے فائل اور بیگ سنبھالے وہ کلاس روم سے باہر آئے......ان کا ارادہ کینٹین کی طرف جانے کا تھا جب ست روی سے چلتے ہوئے علیزے کو ایک دم ہی کچھ یاد آیا......تو وہ اپنی فرینڈز کی طرف مڑی۔

''مجھے لائبریری سے ایک بک ایشو کروانی ہے......تم لوگ کینٹین چل کر کچھ آرڈر کرو......بس میں بک لے کر آتی ہوں۔'' کندھے سے پھسلتے بیگ کو پھر سے کندھے پر چڑھاتے ہوئے اس نے انہیں کہا اور تیزی سے لائبریری کی طرف بڑھ گئی...... جبکہ اس کی فرینڈز نے کینٹین کی طرف قدم بڑھا دیے......پھر جس وقت علیزے بک لے کر لوٹی تو انہیں کولڈ ڈرنک اور برگر سامنے رکھے اپنا منتظر پایا۔

''سوری، میں تھوڑا لیٹ ہوگئی......'' بیگ اور فائل ٹیبل پر ایک طرف رکھتے ہوئے اس نے اپنے لیٹ ہو جانے پر ایکسکیوز کیا۔

''یہ تو تمہاری پرانی عادت ہے، پانچ منٹ کا کہہ کر جاتی ہو اور آدھا، آدھا گھنٹا غائب رہنے کے بعد آ کر معصوم سی شکل بنا کر سوری کرنے لگتی ہو۔ اس لیے اب یہ بات چھوڑو اور کوئی نئی بات کرو......'' فریحہ نے ہاتھ میں پکڑے پیپر کو ہوا میں لہراتے ہوئے ناک پر بیٹھی مکھی کی طرح اس کی سوری کو ہوا میں اڑایا.... اس کے انداز پر جہاں باقی سب کی ہنسی چھوٹی وہاں علیزے کی ناک چڑھ گئی۔

''شرم تو نہیں آ رہی ناں تمہیں اس طرح دوست ہو کر دشمنوں کی طرح طنز کرتے ہوئے بالکل تمہارے ہی جیسے لوگوں کے لیے بڑے بوڑھے، دوست نما دشمن ......جیسے محاورے بول گئے ہیں۔'' اس نے جوابی وار کر کے جیسے اس سے بدلہ لیا تھا مگر وہ فریحہ ہی کیا جو کسی کی بات پر کان دھرلے اس لیے وہ نیوز اسی انداز میں مسکراتی رہی۔

''ہاں اور تمہارے جیسے لوگوں کے لیے شاعر حضرات نے کہا ہے کہ ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں میں ہر ایک کام کرنے میں......'' فریحہ دانت نکوسے اس کا دل بری طرح جلا گئی تھی۔

''مروتم، طنز کی مشین......'' اس نے ذرا سا ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ سے اس پیپر کو چھینا جسے وہ ہوا میں لہرا، لہرا کر اس کا خون جلا رہی تھی۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اس کاغذ کو توڑ موڑ کر اچھالتی......تہمینہ نے ایک دم تیزی سے ہاتھ بڑھایا۔

''علیزے! ذرا سنبھل کر، اس پیپر کو کچھ مت کرنا......'' اس نے آگے ہو کر اس کے ہاتھ سے وہ پیپر لینا چاہا تھا۔ مگر علیزے نے ہاتھ بلند کر کے کاغذ کو اس کی دسترس سے دور کیا۔

''کیوں؟ کیا خاص بات ہے اس پیپر میں؟'' وہ تنک کر بولی۔

''یہ (فلاں) اسکول کی سیٹس کا فارم ہے......'' اس کے غور کرنے سے پہلے ہی اس نے بتایا تو وہ ایک دم سیدھی ہوتی اس کی طرف مڑی۔

''اسکول کا فارم......؟ مگر تم اس کا کیا کرو گی......؟'' اس نے استفہامیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''فارم اپلائی کرنے کے لیے ہوتا ہے......'' فریحہ نے حسبِ معمول اپنے انداز میں جواب دیا مگر علیزے کی توجہ اس بار اس کے انداز کی طرف کم اور کاغذ کی طرف زیادہ تھی۔ اس لیے اسے نظر انداز کر گئی۔

''مگر ہم ابھی کیسے اپلائی کر سکتے ہیں ابھی تو ہمارے ماسٹر کا فرسٹ ایئر ہے......'' وہ اسی پر اٹک گئی تھی۔

اس بار یہی تو کمال ہوا ہے ان سیٹس کے لیے کوالیفیکشن ڈیمانڈ صرف بی ایس سی ہے۔'' ثمرین نے کہا تو وہ خوشگوار حیرت میں گھر گئی۔

''ارے واہ...... یہ تو گڈ نیوز سنائی تم نے...... پھر تو ہم سب اپلائی کر سکتے ہیں۔'' علیزے نے فارم کو احتیاط سے بک کے نیچے دبایا۔

''ہاں......اور اس سے بھی زیادہ گڈ نیوز یہ ہے

www.urdupalace.com

کہ اس بار کسی قسم کی کوئی دھاندلی نہیں ہو گی سب کچھ اوپن میرٹ پر ہو گا۔''

فریحہ کی اس بات نے تو اسے مزید خوش کر دیا تھا..... اس سے ان سب کے چہروں پر امید بھری چمک دار ..... خوشی بڑی واضح تھی۔

''مجھے بھی اس فارم کی ایک کاپی دینا.....'' علیزے نے فریحہ سے کہا۔

''یہ کاپی تم ہی رکھو میرے پاس گھر میں دوسری کاپی موجود ہے۔'' فریحہ نے سخاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فارم اس کی ملکیت میں دیا تو وہ شکریہ کہہ کر فارم کو تہ کر کے بیگ میں رکھنے لگی۔

''دوستی میں کوئی تھینکس وینکس نہیں چلتا..... اس لیے تکلف چھوڑو اور اب اس بوتل اور برگر کو بھی توجہ سے نواز دو ورنہ بیچارے یونہی پڑے، پڑے مزید باسی ہو جائیں گے.....'' اس کے احساس دلانے پر ان سب نے مسکراتے ہوئے کولڈ ڈرنک کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔

☆☆☆

لاسٹ ڈیٹ سے دو روز قبل فارم جمع کروانے کے بعد اب انہیں انٹرویو کے دن کا انتظار تھا جو ایک مہینے بعد ہونا تھا..... فرسٹ ٹائم کسی سیٹ کے لیے اپلائی کر کے وہ بہت زیادہ ایکسائٹڈ تو تھیں ہی ساتھ ہی پُرامید بھی کہ پی ایس سی ان سیکنڈ ڈویژن ڈیمانڈ پر ان کا سلیکشن آسانی سے ہو جائے گا۔

ایک کے بعد ایک دن گزرنے لگے۔ تو ان کی مصروفیت میں جیسے، جیسے اضافہ ہونے لگا تو انٹرویو کے شوق میں ٹھہراؤ آ گیا..... اب بھی پہلے کی طرح انہیں انٹرویو کے دن کا انتظار تو تھا مگر وہ اتاؤلہ پن اب نہیں رہا تھا..... لیکن ان میں علیزے نے جو سب سے زیادہ ایکسائٹڈ تھی..... یونیورسٹی میں کسی وجہ سے اسٹرائیک کے باعث اچانک چھٹیاں ہو جانے کی وجہ سے وہ اپنی امی، ابو کے ساتھ پنڈی میں مقیم اپنے تایا کے گھر چلی گئی..... جہاں جا کر انٹرویو کی ڈیٹ اس کے ذہن سے بالکل ہی محو ہو گئی..... پھر جب وہ لوٹی تو انٹرویو کو گزرے دو دن بیت چکے تھے۔

لوٹنے کے بعد جب اسے خبر ملی تو وہ بری طرح افسوس میں گھر گئی۔

''کیا ہوتا جو اگر تم میں سے کوئی ایک مجھے فون کر کے یاد کرا دیتا.....'' افسوس کی حالت میں اسے اور کچھ نہ سوجھا تو وہ اپنی دوستوں پر ہی چڑھ دوڑی۔

''فون تو ہم تمہیں اس صورت میں کرتے ناں جب ہمیں معلوم ہوتا کہ تم اتنی اہم بات بھول گئی ہو۔'' ثمرین نے اپنی طرف سے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی تو وہ لب بھینچ کر رہ گئی۔ اس کو اس طرح مسلسل افسوس میں ڈوبا دیکھ کر فریحہ نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''اب اس طرح افسوس کرتے رہنے سے کیا ملے گا۔'' فریحہ کو اس کی اس حالت پر افسوس ہوا۔

''اس سے تو بہتر ہے کہ تم ایک بار خود ہی ای ڈی او (EDO) آفس جا کر بات کرو، کیا معلوم کوئی راستہ نکل آئے.....'' اس کی بات میں دم تھا۔

علیزے کی ٹوٹی آس نے ہلکی سی سانس لے کر جڑی رہنے کی کوشش کی تھی..... اس لیے وہ اگلے دن یونیورسٹی سے چھٹی کر کے اپنی امی کے ہمراہ EDO کے آفس کے لیے نکلی تھی..... اس طرح کی کسی بھی جگہ پر آنے کا یہ اس کا پہلا تجربہ تھا اس لیے کنفیوز ہوتے ہوئے وہ اس بڑی سی عمارت میں داخل ہوئی جس کے بیرونی گیٹ پر EDO آفس کے نام کا بڑا سا سائن بورڈ آویزاں تھا..... گیٹ سے اندر داخل ہونے کے بعد وہ نہیں جانتی تھی کہ اب اسے کس طرف جانا چاہیے..... اس لیے ایک طرف کھڑے شخص سے آفس کا معلوم کرتے ہوئے اسی طرف بڑھی..... مگر جب وہ آفس کے دروازے پر پہنچی تو ایک بار پھر مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا کیونکہ EDO صاحب سیٹ پر موجود نہیں تھے۔ یہ بات ان کے سیکرٹری نے بتائی۔ منہ لٹکائے اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھا جو پہلے سے ہی اس کی

www.urdupalace.com

طرف متوجہ تھیں۔
''مایوس نہیں ہوتے بیٹا...... جب خدا نے یہاں تک کا سفر کروایا ہے تو وہ آگے بھی ہماری مدد کرے گا......''انہوں نے اس کا حوصلہ بڑھانے کی سعی کی۔
''تو پھر اب کیا کریں امی......'' اس نے استفہامیہ نظروں سے اُن کی طرف دیکھا تو انہوں نے چند پل کے لیے کچھ سوچا پھر اسے ساتھ لیے...... دوسرے کاؤنٹر پر براجمان شخص کی طرف بڑھیں...... پھر جب انہوں نے اس سے انٹرویو کے متعلق بات کی تو وہ انہیں اپنے ہمراہ لیے کاریڈور سے گزر کر ایک بڑے اور کھلے کمرے میں لے آیا...... یہ شاید کلرک روم تھا...... جہاں ہر کوئی سر جھکائے اپنے سامنے پڑی فائل میں کام کرنے میں مصروف تھا۔ اس شخص نے رک کر ایک نظر وہاں موجود سبھی افراد کو دیکھا پھر انہیں لیے ایک طرف کو بڑھا...... اور چند قدم چل کر دائیں طرف موجود دوسری ٹیبل پر موجود شخص کے قریب پہنچ گیا۔
''بھٹی صاحب! جن سیٹس کے لیے انٹرویو کی ڈیٹ میں دو دن کی توسیع کا اعلان ہوا ہے، یہ انہیں سیٹ کی ایک کینڈیڈیٹ ہیں...... ان کا انٹرویو لے لیں......''
اس کی بات سن کر علیزے نے فوراً اپنی امی کی طرف دیکھ کر سکون کی سانس لی۔ انٹرویو کی ڈیٹ بڑھ جانے کا سن کر اسے بے تحاشا خوشی ہوئی تھی...... اسی لیے اس کی ڈوبتی ابھرتی امید کو فوراً یقین کا کنارہ ملا تھا...... اس نے سوچا تھا کہ اللہ اس کے لیے ہر راستے میں آسانیاں پیدا کر رہا تو وہ اس کی سلیکشن میں بھی یقیناً مدد کرے گا...... ان کو وہاں چھوڑ کر وہ شخص جا چکا تھا۔ ٹیبل کی اس طرف بیٹھے شخص نے اسے چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھ جانے کو کہا تو وہ اپنی ڈاکومینٹس فائل کو سنبھالتی بیٹھ گئی تھی...... اسے بیٹھتے دیکھ کر صالحہ بیگم بھی ایک طرف پڑے بینچ پر جا بیٹھیں...... ماں کو بیٹھتے دیکھ کر مطمئن انداز میں وہ اب سامنے بیٹھے شخص کی طرف متوجہ ہوئی جو فائل میں لگے پیج میں اس کا نام ڈھونڈ رہا تھا۔ اس کا نام ملنے پر پین سے ٹک کیا پھر اس کی طرف متوجہ ہوا۔
''جی! کہاں سے آئی ہیں آپ؟'' اس کا سوال انتہائی بے تکا تھا...... اس نے سر اٹھا کر حیرت سے اس شخص کی طرف جو انتہائی سنجیدگی سے اسی کی طرف متوجہ تھا۔
''صدر سے......'' سوال عجیب لگنے کے باوجود بھی اس نے جواب دے دیا تھا۔
''دعائے قنوت سنائیں......'' اب کی بار شاید فرمائش ہوئی تھی جو اسے پہلے سے کہیں زیادہ عجیب محسوس ہوئی تھی۔ وہ سائنس سیٹ پر انٹرویو دینے آئی تھی اور وہ شخص اس سے اس طرح کے سوالات کر رہا تھا۔ وہ بالکل چپ بیٹھی تھی جب اس طرف سے سوال ہوا تھا۔
''کیا دعائے قنوت نہیں آتی؟''
''جی آتی ہے......'' ہلکی سی آواز میں جواب دیتے ہوئے اس بار اس نے بغور اس شخص کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر سجی داڑھی اس کی شخصیت کے وقار کو بڑھا رہی تھی...... تو دوسری طرف اس کے چہرے پر سجی سنجیدگی اس کے رعب میں اضافہ کر رہی تھی۔ اس نے ہلکی سی سانس خارج کی اور ذہن میں آئی سوچوں کو جھٹک کر دھیمی آواز میں دعائے قنوت سنا دی...... جب وہ سنا چکی تو اس نے وہ پیج (صفحہ) فائل سمیت اس کے سامنے کرتے ہوئے اسے وہاں دستخط کرنے کو کہا...... پھر جب وہ دستخط کر چکی تو اس نے فائل کو بند کر کے ایک طرف رکھ دیا...... وہ منتظر تھی کہ وہ اس کے اوریجنل ڈاکومنٹس چیک کرے گا مگر دوسری طرف سے اس سے ڈاکومنٹس کا مطالبہ نہیں ہوا تھا۔ اسے حیرانی ہوئی تھی، وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر یہ کس طرح کا انٹرویو لیا گیا تھا جس میں نہ تو اس کے سبجیکٹ کے متعلق سوال ہوا تھا...... نہ ہی اس کے ڈاکومنٹس چیک کر کے یہ جاننے کی کوشش کی گئی تھی کہ آیا وہ واقعی رئیل کینڈیڈیٹ ہے بھی یا کوئی دوسرا کسی کی جگہ یہ انٹرویو دینے آیا تھا...... حیران ہوتی وہ کرسی پیچھے دھکیل

www.urdupalace.com

کراٹھی اور جانے کو مڑی مگر پھر کچھ سوچ کر وہ دوبارہ اس شخص کی طرف پلٹی۔

''ایکسکیوزمی سر......''

''جی فرمائیں......'' وہ جو رجسٹر کھولنے میں مصروف تھا۔ اس کی پکار پر فوراً اس کی طرف متوجہ ہوا۔

''کیا آپ مجھے آگے کے پروسیجر کے متعلق کچھ بتا سکتے ہیں......؟ میرا مطلب ہے کہ اب آگے کیا ہوگا، ہمیں ہماری سلیکشن کا کیسے پتا لگے گا......؟''

''بی بی! ابھی سے آپ کہاں سلیکشن تک چلی گئی ہیں......؟ ابھی تو میرٹ لسٹ لگے گی پھر اس کے بعد تین چار لسٹیں مزید لگیں گی تب کہیں جا کر سلیکشن کا پروسیجر عمل میں آئے گا......'' اس کا انداز اسے ہلکا سا مذاق اڑاتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ اس لیے لب بھینچتی مزید کچھ پوچھے بنا وہ جانے کو پلٹی ہی تھی کہ اس شخص نے خود اسے پکارا۔

''آپ نے لگتا ہے پہلی مرتبہ اپلائی کیا ہے اس لیے کچھ نہیں جانتیں...... یہ میرا نمبر ہے اگر مزید کچھ جاننا ہو یا کوئی پرابلم ہو تو آپ اس نمبر پر کال کر کے مجھ سے رابطہ کر سکتی ہیں۔'' چٹ پر فون نمبر لکھ کر اس نے وہ چٹ اس کی طرف بڑھائی جسے اس نے ہاتھ بڑھا کر تھاما اور اپنی امی کے ساتھ اس کمرے سے نکل گئی۔

☆☆☆

اس شخص نے ٹھیک کہا تھا سلیکشن لسٹ سے پہلے بہت سی دوسری لسٹیں لگنی تھیں۔ پچیس دن کے وقفوں کے ساتھ اب تک تین لسٹیں لگ چکی تھیں۔ اس کے باوجود ابھی تک فائنل لسٹ کے متعلق کوئی خبر سننے میں نہیں آرہی تھی...... گزرتے وقت نے ان کے شوق میں ٹھہراؤ پیدا کر دیا تھا...... سلیکشن کا انتظار تو انہیں اب بھی تھا مگر اب پہلے سا وہ جنون باقی نہیں رہا تھا...... چونکہ مڈٹرم کے ایگزامز کے لیے ڈیٹ فائنل ہونے ہی والی تھی اس لیے وہ سب کچھ بھول بھال کر ایک دفعہ پھر اپنے پیپرز کی تیاری میں مصروف ہوگئیں۔ فائنل لسٹ کا جو انتظار تھا پیپرز کی ٹینشن نے اب اس پر بھی ہلکی سی گرد ڈال دی تھی...... پندرہ دن گزرنے کے بعد ان کے ایگزامز اسٹارٹ ہوگئے......اس دوران فائنل لسٹ لگنے کی نوید ملی......مگر ان میں سے کوئی بھی لسٹ دیکھنے جانے کے چکر میں اپنا ایک دن ضائع کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے ایک دوسرے کو جانے کے لیے راضی کرنے کی سعی کرتے رہے تب ان میں سے ثمرین جانے کو راضی ہو ہی گئی۔ ثمرین لسٹ دیکھ آئی تھی اور ان کے لیے شاکنگ نیوز یہ تھی کہ ان میں سے کسی کا نام بھی لسٹ میں نہیں آیا تھا۔ ان کی حیرت کسی صورت کم نہیں ہو رہی تھی۔

''ایسے کیسے ہوسکتا ہے، فرسٹ کلاس ڈویژن کے باوجود ہمارا نام لسٹ میں کیوں نہیں آیا......؟'' سب سے پہلے علیزے نے اپنی حیرت کو لفظوں کا روپ دیا۔

کیونکہ ساری اپائنٹمنٹ ماسٹر یا ایم فل والوں کو دے دی گئی ہیں۔'' ثمرین نے بڑے مایوس انداز میں اس کی حیرت کا جواب دیا تھا۔

''ارے...... یہ کیا بات ہوئی...... جب یہ سیٹس ساری بی ایس سی لیول کے لیے تھیں تو پھر ماسٹر اور ایم فل والوں کی سلیکشن کیسے ہوگئی......؟'' اس بار فریحہ نے سوال اٹھایا۔ ثمرین چونکہ خود جا کر تسلی کر آئی تھی اس لیے ان کے سوالوں کے جواب دے کر انہیں دلاسا دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

''بے شک ان سیٹس کے لیے بی ایس سی ڈیمانڈ تھی مگر یہ اس میں کہیں درج نہیں تھا کہ ماسٹر اسٹوڈنٹس اپلائی نہیں کریں...... حق تو ان کا بھی بنتا تھا ناں...... سو انہوں نے بھی اپلائی کیا......''

''ہاں تو ان کے اپلائی کرنے پر کس کو اعتراض ہے......؟ وہ اپلائی کریں مگر کم از کم اپنے لیول کی سیٹ پر اپلائی کریں...... اتنے چھوٹے اسکیل پر اپلائی کر کے تو وہ ہمارے جیسوں کا حق اڑا جائیں گے...... کیونکہ ان کے اپلائی کرنے کی وجہ سے میرٹ اتنا ہائی ہو جائے گا کہ بی ایس سی کی ڈگری رکھنے والا کنڈیڈیٹ کبھی اس میرٹ تک رسائی حاصل نہیں

www.urdupalace.com

کر سکے گا۔'' علیزے نے ناک چڑھا کر تیز لہجے میں کہا تو ثمرین نے ہاتھ کے اشارے سے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

'' اتنا ہائپر مت ہو علیزے...... ٹھنڈے دماغ سے سوچو تو اس میں ان بیچاروں کا تو کوئی قصور نہیں...... وہ چھوٹے اسکیل پر اپلائی کرنے کے لیے مجبور ہیں کیونکہ ان کے لیول اسکیل پر بھی تو پی ایچ ڈی کی ڈگری یافتہ اپلائی کر کے ان کا حق اڑا رہے ہیں اور تم اچھے سے جانتی ہو ہمارے ملک میں تو کھانے کا رواج کس قدر عام ہے مگر اس بار یہ سوچ کر تسلی ملتی ہے کہ سب کچھ اوپن میرٹ پر ہو رہا ہے دھاندلی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اس لیے غصہ اور ناراضی چھوڑ کر ہم اپنے ٹاسک پر فوکس کرتے ہیں کیونکہ ہمارا ماسٹر بس کچھ ہی عرصے بعد مکمل ہو جائے گا پھر ہمیں بھی ڈگری مل جائے گی۔ جس کی بدولت ہماری سلیکشن میں بھی آسانی ہو جائے گی......'' خوش آئند سپنوں کا خوب صورت دلاسا دے کر اس نے ان سب کے افسوس کو کم کرنے کی سعی کی تھی اور اپنی اس کوشش میں وہ خاصی حد تک کامیاب بھی رہی تھی...... تمام بری سوچوں کو دماغ سے جھٹک کر وہ پیپرز کی تیاری میں لگ گئی تھیں۔

☆☆☆

مڈٹرم کے بعد ان کے فائنل ایگزام بھی ہو گئے...... اب بس انہیں رزلٹ کا انتظار تھا مگر رزلٹ سے پہلے NTS کے اس ٹیسٹ کی ڈیٹ آ گئی جس کو کلیئر کرنے کے بعد ہی وہ جاب کے لیے اپلائی کر سکتی تھیں...... یونیورسٹی کے بعد بھی وہ سب آپس میں رابطے میں تھیں...... اس لیے باہمی مشورے کے بعد انہوں نے NTS کے لیے فارم جمع کروا دیا...... ٹیسٹ اچھا ہوا تھا۔ اس لیے ان سب نے اچھے نمبروں سے ٹیسٹ کلیئر کر لیا تھا۔ جیسے ہی ان کا رزلٹ آؤٹ ہوا اس کے کچھ ہفتوں بعد ہی سیٹس کی اناؤنسمنٹ بھی ہو گئی۔ پہلے سے کہیں زیادہ امید و یقین کے ساتھ ایک بار پھر انہوں نے اپلائی کر دیا...... سلیکشن لسٹ سے پہلے ابھی

دلہن مہرین ولیمے کی تقریب میں

تک صرف دو لسٹیں ہی لگی تھیں۔ فائنل لسٹ لگنے سے پہلے ہی یہ سننے میں آ رہا تھا کہ ان سیٹوں پر بین لگ جائے گا...... علیزے تک جب یہ خبر پہنچی تو پریشانی کے عالم میں اپنی امی سے مشورے کے بعد اس نے اس شخص کو کال کی جس نے پچھلی بار انٹرویو کے موقع پر اسے اپنا نمبر دیا تھا...... سلام دعا کے بعد جان پہچان کے مراحل طے کر کے اس نے اس شخص سے اس خبر کی تصدیق چاہی تو وہ جواباً کچھ یوں بولا۔

'' ہاں جی سنائی میں تو میرے بھی یہی کچھ آیا ہے۔''

'' اوہ......! تو پھر اب کیا ہوگا......؟'' پریشانی کے عالم میں وہ بے ساختہ بولی۔

'' آپ پریشان مت ہوں۔'' اس نے دلاسا دیتے ہوئے مزید کہا۔ '' اگر آپ چاہیں گی تو میں آپ

www.urdupalace.com

کی مدد کروں گا......'' اس کی آفر پر وہ ایک پل کے لیے چپ ہو کر کچھ سمجھنے کی کوشش کرنے لگی مگر جب پوری طرح سمجھ نہ سکی تو وہ پوچھ بیٹھی۔

''آپ میری مدد کس طرح کر سکتے ہیں......''

اس نے پوچھا تو دوسری طرف سے اس نے فوراً اپنا پلان اس کے گوش گزار کر دیا تھا۔

''جس دن آپ کا انٹرویو ہوا، مجھے ایک میسج کر کے بتا دینا میں انٹرویو سینٹر پہنچ جاؤں گا......'' اس کا پروگرام سن کر علیزے کے من میں ایک دم بہت سے سوالوں نے سر اٹھایا تھا۔ سوالوں کو جھٹک کر اس نے آم کھا کر پیڑ نہ گننے کا فیصلہ کرتے ہوئے خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی۔

☆☆☆

انٹرویو سے ایک دن پہلے اس نے بھٹی صاحب کو میسج کر کے اپنے انٹرویو کے متعلق تمام ضروری معلومات سینڈ کی تھیں......پھر انٹرویو کے دن اپنی امی کے ہمراہ انٹرویو سینٹر پہنچ کر وہ بھٹی صاحب کے انتظار میں گیٹ سے ذرا فاصلے پر کھڑی ہوگئی اس دوران اس کی نظر اپنی ایک کالج فیلو پر پڑی......تو وہ تیز، تیز قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی۔

''ہیلو نتاشا......'' اس کی پکار پر اس نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا تو شناسائی کے تاثرات فوراً اس کے چہرے سے جھلکے......جو اس بات کا ثبوت تھے کہ وہ اسے پہچان گئی ہے۔ اس نے بھی علیزے کے جواب میں خیر خیریت پوچھی۔

''ارے نتاشا بی ایس سی کے بعد تو تم کہیں نظر ہی نہیں آئیں۔ کہیں شادی تو نہیں کرالی......؟'' وہ شوخی بھرے انداز میں اسے چھیڑنے لگی۔

''نہیں ابھی شادی تو نہیں ہوئی بی ایس سی کے بعد جاب ہوگئی تھی اس لیے جاب میں اتنا بزی ہوئی کہ نہ تو مزید پڑھ سکی نہ کسی سے رابطہ کر سکی۔'' مسکرا کر اس کی بات سنتی علیزے بری طرح چونکی تھی۔

''تمہاری جاب ہوگئی؟''

''ہاں......اور آج انٹرویو پینلز کے ساتھ یہاں آئی ہوں......'' اس کو سو والٹ کا جھٹکا لگا کہ اس کی کیفیت سے بے خبر وہ اس سے سوال کر رہی تھی۔

''تم بتاؤ، تم کیا کر رہی ہو؟ اسٹڈی ابھی تک جاری رکھی ہوئی ہے یا چھوڑ دی؟'' سوال کر کے علیزے کا جواب سننے سے پہلے وہ اپنی ایک کولیگ کی پکار پر اس سے بعد میں ملنے کا کہہ کر آگے بڑھ گئی جبکہ وہ حیرت میں گھری ابھی تک اسی سوچ پر اٹکی تھی کہ سیکنڈ ڈویژن ہونے کے باوجود نتاشا کی جاب کیسے ہوگئی......؟ اس کے سوال کا جواب بڑا سیدھا اور واضح ہو سکتا تھا۔ مگر اوپن میرٹ کا بڑا سا سائن بورڈ اس کی سوچ کو کسی دوسری طرف جانے نہیں دے رہا تھا۔ ورنہ نتاشا کے ابو کا آفیسر ہونا ہی اس کے سوال کا جواب تھا۔

مزید آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد جب بھٹی صاحب نے گیٹ سے اندر قدم رکھا تو وہ لپک کر ان کی طرف بڑھی۔

''سر، آپ اس قدر لیٹ آئے ہیں؟ انٹرویو کب سے شروع ہو چکا ہے۔'' وہ کافی الجھی ہونے کے ساتھ، ساتھ اب پریشان بھی تھی۔

''بی ریلیکس، آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں......آپ کا انٹرویو ہو جائے گا۔'' ایک ہاتھ میں ہیلمٹ سنبھالے دوسرے ہاتھ سے سیل فون چیک کرتے ہوئے انہوں نے بنا اس کی طرف دیکھے اسے تسلی دی تھی۔

''مگر سر؟'' وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اس سے پہلے وہ بول اٹھے۔

''آپ چلیں! سب سے پہلے آپ کا ہی انٹرویو کروا دیتے ہیں......'' بھٹی صاحب نے آگے کی طرف قدم بڑھائے تو وہ بھی چپ چاپ ان کے پیچھے چل پڑی......صالحہ بیگم اس کے ہمراہ تھیں۔ سامنے بڑے سے کاریڈور کو پار کرنے کے بعد دائیں طرف بنے ایک بڑے سے روم کے باہر بھٹی صاحب کے قدم رکے تو وہ دونوں بھی اپنی جگہ ٹھہر گئیں۔

www.urdupalace.com

''دومنٹ آپ یہاں رکیں میں ابھی آتا ہوں......'' انہیں انتظار کا کہہ کر وہ اس روم میں داخل ہو گئے......اس بار انہیں زیادہ انتظار کی زحمت اٹھانا نہیں پڑی تھی۔ کیونکہ چند سیکنڈ بعد ہی بھٹی صاحب مسکراتے ہوئے باہر آتے دکھائی دیے تھے۔

''آپ آجائیں......'' اس نے کہا تو وہ اپنی......

ڈاکومنٹس فائل سنبھالتی ان کے پیچھے ہولی......اندر قدم رکھتے ہی وہ بری طرح چکرا گئی کیونکہ پورا کمرا لڑکیوں سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ کسی قسم کے بھی ڈسپلن کا خیال نہیں رکھا جا رہا تھا، وہ ایک دوسرے کو دھکیل کر آگے جگہ لینے کی کوشش کرتی لڑکیوں کو دیکھنے میں مگن تھی جب بھٹی صاحب کی آواز پر چونک کر وہ اُن کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو اس سے کہہ رہے تھے۔

''آپ اِدھر آجائیں، پہلے آپ کا انٹرویو ہوگا......'' اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بازو کو ٹچ کرتے ہوئے اسے آگے کرنے کی کوشش کی تو وہ ایک دم خود میں سمٹ کر فائل کے گرد اپنے دونوں بازو لپیٹے ہوئے تیزی سے آگے ہوئی......مگر بھٹی صاحب ہنوز اس کے پیچھے تھے......ایک عجیب سے احساس نے اس کے اندر سر اٹھایا تھا اس نے پلٹ کر اپنی ماں کو دیکھنے کی کوشش کی تھی مگر اتنے رش میں وہ انہیں تلاش نہیں کر سکی تھی۔

''رشید صاحب......!'' بھٹی صاحب نے انٹرویو پینل میں موجود افراد میں سے کسی ایک کو پکارا۔

''جی بھٹی صاحب......!'' وہ شخص فوراً ان کی پکار پر ان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

''ان کا انٹرویو دلوانا تھا......'' اس نے مسکرا کر علیزے کی طرف اشارہ کیا۔

''ہو جائے گا انٹرویو......آپ مجھے ان کے......ڈاکومنٹس چیک کروائیں......'' رشید صاحب نے کہا تو وہ جو خود اپنی فائل ان کی طرف بڑھانے کو تھی......مگر اس سے پہلے بھٹی صاحب نے بے تکلفی سے خود اس کے ہاتھ سے فائل لے کر رشید صاحب کی طرف بڑھا دی......جنہوں نے باری، باری سارے......ڈاکومنٹس چیک کرنے کے بعد اسے واپس کیے اور اس سے دستخط کروا کر انٹرویو کی فارمیلٹی کو پورا کر دیا......اس سارے پروسیجر سے فراغت کے بعد وہ مجبوراً ہی سہی مگر بھٹی صاحب کے ہمراہ باہر آئی تھی۔ جہاں اپنی ماں کو دیکھتے ہی وہ فوراً ان کے برابر آگئی تھی۔

''اچھا جی آپ کا کام ہو گیا......اب میں چلتا ہوں۔ پھر کسی ہیلپ کی ضرورت ہو تو بتایئے گا۔'' رسٹ واچ میں ٹائم دیکھتے ہوئے انہوں نے کہا اور وہ انہیں وہیں چھوڑے آگے بڑھ گئے تھے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ نے عورت کو جن سات حسوں سے نوازا ان میں سے ایک حس ایسی بھی ہے جو کچھ غلط ہونے کا احساس عورت کے دل میں ڈال کر اسے محتاط کر دیتی ہے۔ علیزے کے دل میں بھی عجیب سے احساس نے سر تو اٹھایا تھا مگر وہ اپنے اس احساس کو پوری طرح سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ انٹرویو دیے پندرہ روز گزر چکے تھے، اب کچھ دنوں تک سلیکشن لسٹ بھی لگ جانی تھی......جیسے، جیسے دن گزر رہے تھے اس کی فکر میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا...... ایک طرف جہاں آس و نراس کی سی کیفیت تھی وہیں دوسری طرف بھٹی صاحب کی مدد سے سب سے پہلے دیے گئے انٹرویو کے متعلق سوچ کر اپنی ڈر، ڈر کر سانس لیتی امید کو سلامت رکھنے کی سعی کرتی......اس لیے جب فائنل لسٹ لگنے میں دو دن باقی رہ گئے تو اس نے بھٹی صاحب کو فون کر دیا۔

دوسری طرف پہلی ہی بیل پر اس کی کال پک کر لی گئی تھی۔

''السلام علیکم سر! میں علیزے بات کر رہی ہوں......'' دھیمی سی آواز میں اس نے اپنا تعارف پیش کیا تھا۔

''ہاں جی پہچان گیا ہوں......کہیے آج کیسے یاد کر لیا......؟'' ان کے انداز میں ہلکی سی طنز کی آمیزش نمایاں تھی۔

www.urdupalace.com

''آپ نے کہا تھا کسی ہیلپ کی ضرورت ہو تو آپ سے پہلے رابطہ کرلوں......'' اس بار پہلے سے کہیں زیادہ دھیما انداز تھا اس کا۔

''ہاں کہا تو تھا...... کہیے اب کیسی ہیلپ چاہیے آپ کو......؟'' لفظوں کو کھینچ کھینچ کر ادا کیا گیا تھا۔

''پرسوں فائنل لسٹ لگنی ہے تو اس لیے......'' ابھی وہ اپنی بات مکمل نہیں کر پائی تھی کہ وہ ایک دم تیزی سے بولے۔

''پرسوں لسٹ لگنی ہے تو...... اس لیے آج آپ کو مجھ سے بات کرنے کا خیال آیا...... ہے ناں......؟'' اس بار کھل کر طنز کیا گیا تھا۔ وہ بوکھلاسی گئی۔

''نہ...نہیں سر ایسی تو بات نہیں ہے۔''

''ایسی ہی تو بات ہے میڈم...... ورنہ آپ مجھ سے پہلے بھی تو رابطہ کرسکتی تھیں......'' کس قدر روڈ انداز تھا ان کا...... وہ اپنے کال کرنے کے عمل پر پچھتانے لگی تھی۔

''میں نے تو یہ سوچ کر آپ کو ڈسٹرب نہیں کیا کہ آپ بزی ہوتے ہیں، میرا بار، بار کال کرنا آپ کو دقت میں نہ ڈال دے......'' نہ چاہتے ہوئے بھی وہ وضاحت دے رہی تھی اور شاید یہ اس کی وضاحت کا ہی اثر تھا کہ وہ قدرے نارمل ہو کر بولے۔

''اب ایسی بھی بات نہیں ہے، میں جتنا بھی بزی ہوں آپ مجھے کال کر کے بات کرسکتی ہیں، میں ڈسٹرب نہیں ہوں گا......'' نہ جانے وہ اس سے کیا چاہ رہے تھے۔ وہ بالکل بھی نہیں سمجھ پارہی تھی کہ آخر وہ اس کو اس طرح، بار، بار کال کرنے پر زور کیوں دے رہے ہیں۔

''اوکے سر! میں آئندہ خیال رکھوں گی......'' اس نے یونہی جان چھڑانے کے سے انداز میں کہتے ہوئے آخر میں ایک بار پھر ہچکچاتے ہوئے یاد دہانی کرائی۔ ''میری سلیکشن تو ہو جائے گی ناں سر......؟''

''سلیکشن تو ہو ہی جائے گی...... بس آپ دعا کے ساتھ کچھ دوا بھی کریں......'' ان کی بات کے اختتام پر وہ ایک بار پھر الجھن میں مبتلا ہوئی تھی۔ نہ جانے کس قسم کا جلیبی ٹائپ انسان تھا وہ......؟ کبھی سیدھے طریقے سے بات کرتا ہی نہیں تھا۔

''دعا تو میں کرتی ہی ہوں...... باقی دوا کا آپ بتادیں، میں دینے کو تیار ہوں۔'' اس بار اس نے کھل کر بات کی...... اب اتنی سمجھ تو وہ رکھتی ہی تھی کہ ان کی اس بات کا کیا مطلب ہے اس لیے اس بار آسانی سے ان کی بات کی تہ تک پہنچ کر جان گئی کہ وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں اس سے رشوت کا مطالبہ کررہے ہیں۔

''اچھا...... تو پھر ٹھیک ہے پھر کل کا کوئی پروگرام سیٹ کرلیں مل کر کہیں چائے پانی پیتے ہیں......'' اس سے مطالبہ کرتے ہوئے وہ مزید بولے۔ ''اور لسٹ کی طرف سے بے فکر ہو جائیں...... آپ کا نام لسٹ میں آجائے گا...... اور اگر نہ بھی آیا تو یہ میرا آپ سے وعدہ ہے کہیں نہ کہیں آپ کی جاب کروادوں گا۔'' اس کی رضامندی پا کر وہ کچھ زیادہ ہی پُرجوش ہو گئے تھے۔

مگر...... دوسری طرف وہ ان کا مطالبہ سن کر دنگ رہ گئی تھی۔ آخر وہ اس کو کیا سمجھ رہے تھے؟

اس طرح کا مطالبہ کر کے وہ اس سے کیا چاہ رہے تھے؟ بس ایک پل لگا تھا اسے ساری بات سمجھنے میں...... اور جب سب کچھ اس کی سمجھ میں آیا تو ان تمام تر عجیب احساسات کو زبان مل گئی جو اتنے دنوں سے اسے پریشان کررہے تھے...... یکے بعد دیگرے بھٹی صاحب کی ساری باتیں، ان کی حرکتیں، اس کی سمجھ میں آکر اسے سن کرتی چلی گئیں...... وہ شخص کیا تھا؟ اور وہ اسے کیا سمجھ رہی تھی؟ اس کی باپ کی عمر کے برابر کا وہ باریش شخص اس قدر گھٹیا شخصیت کا مالک بھی ہوسکتا تھا؟ اس کا اعتبار پنکھ لگا کر اڑان بھرتا اس سے دور ہوا تھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ تعلیم جیسے مقدس شعبے میں بھی ایسی کالی بھیڑوں نے جنم لے لیا ہے جو اوپن میرٹ کے سائن بورڈ کے پیچھے لوگوں کی مجبوریوں کا فائدہ اٹھا کر من چاہی دھاندلی کررہے تھے۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com